International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

سامی ادیان میں بدکاری کی سزاؤں کا تقابلی مطالعہ

A Comparative Study of Punishments for Adultery in Semitic Religions

1. Hafiz Muhammad Yaseen,
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies,
The University of Lahore, Lahore, Punjab, Pakistan,
Email: hafizyaseen83@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-0446-5986

2. Dr. Abdul Rasheed Qadri,
Associate Professor, Department of Islamic Studies,
The University of Lahore, Lahore, Punjab, Pakistan,
Email: drirrc2010@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0003-2321-9761

To cite this article: Hafiz Muhammad Yaseen and Dr. Abdul Rasheed Qadri. 2022. "سامی ادیان میں بدکاری کی سزاؤں کا تقابلی مطالعہ: A Comparative Study of Punishments for Adultery in Semitic Religions". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 4 (Issue 1), 71-82.

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 4 || January - June 2022 || P. 71-82
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-4-1-6/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.04.01.u06
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	01 January 2022

License:	This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract

Maintaining law and order is one of the primary functions of a political set up and government's all over the world, since times immemorial, have done this by introducing a system of reward and punishment. Religions have been instrumental in providing the ethical grounds for formulation as well as enforcement of this system of reward and punishment. These notions of reward and punishment help promote harmony and peaceful coexistence. Societal harmony and peace can only be ensured if the same has already been established at the family level since the family is the very basic and primary structural unit of any society. The family originates with a man and woman agreeing to live as husband and wife for procreation and conjugal bliss. Almost the Semitic religions emphasise the need to regulate this conjugal relationship according to the parameters of justice, love, mutual respect, and adherence to the

religious code that recognizes and regulates this relationship between two individuals. Faithfulness and Fair play in a sexual relationship have been categorically highlighted as inviolable canons of conduct by all the religions, especially the three Semitic religions, i.e., Judaism, Christianity, and Islam. Sustainable peace in a society is dependent upon strict conformity with these religious guidelines of sexual conduct. Adherents to these canons of conduct have been promised worldly and heavenly bliss and the transgressors of limits have been warned of horrible consequences in this worldly existence as well as in the life of the hereafter. Through this dissertation, the researcher aims at conducting a comparative analysis of worldly punishments meted out to adulterers in these three Semitic religions to prove that there has been a consistent continuity in all the three Semitic faiths so far as dealing with this phenomenon of adultery is concerned.

Keywords: Adultery, Hudood, Judaism, Christianity, Islam

1. تمہید:

سامی ادیان میں حصول امن، جرائم کے سدباب اور معاشرے کی اخلاقی تربیت کے لیے درج ذیل طریقے مقرر کیے ہیں:

(1) مجرموں کو آخرت کے عذاب کا خوف دلانا

(2) دنیا میں ہی مجرموں کو انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کر کے انہیں نشان عبرت بنا کر لوگوں کو اس گناہ سے روکنا۔

معاشرے کی پاکیزگی تمام انسانوں کی یکساں ضرورت ہے اور یہ جرائم کی روک تھام اور قیام امن سے ہی ممکن ہے۔ سامی ادیان میں مختلف اوقات میں مختلف جرائم پر مختلف دنیاوی سزائیں دی جاتی رہی ہیں۔ موجودہ دور چونکہ الحاد اور بے دینی کا دور ہے اور میڈیا ایسے ہی ملحدین اور دین بیزار لوگوں کے ہاتھ میں ہے اس لیے عصر حاضر میں اسلامی سزاؤں سے متعلق مسلسل یہ پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ یہ سزائیں انسانی حقوق کے خلاف ہیں خصوصا جن جرائم کی سزا قتل ہے مثلاً ارتداد اور قتل نفس وغیرہ۔ اسی طرح وہ تمام سزائیں جو بدکاری سے متعلقہ ہیں ان کے متعلق یہ رائے ہے کہ وہ غیر انسانی سزائیں ہیں، اسی لیے بدکاری سے متعلق اسلامی سزاؤں کا دیگر سامی ادیان یعنی یہودیت و مسیحیت سے تقابل پیش کیا جائے اور یہ ثابت کیا جائے کہ یہ سزائیں صرف اسلام میں ہی نہیں بلکہ دیگر سامی ادیان میں بھی یہی سزائیں ہیں۔

2. بدکاری کا لغوی معنیٰ:

لغوی معنی: هُوَ مَصۡدَرُ زَنَى يَزۡنِي زَنَاوَيُرادُمنه الرَّقْي عَلَى الشَّيۡيءِ تَقولُ زَنَافِي الجَبَل يَزۡنِي اذَا صَعِدَ[1]

یہ زَنی یَزْ نی سے ماخوذ ہے جس کے معانی ہے چڑھنا، زنا فی الجبل، کا لفظ اس وقت کہیں گے جب کوئی پہاڑ پر چڑھ جائے۔

علامہ کاسانیؒ نے بدائع الصنائع میں بدکاری کی تعریف یوں کی ہے:

فَهُوَ اسۡمُ الۡوَطۡءِ الۡحَرَامِ فِي قُبُلِ الۡمَرۡأَةِ الۡحَيَّةِ الۡمُشۡتَهَاةِ فِي حَالَةِ الۡاخۡتِيَارِ فِي دَارِ الۡعَدۡلِ مِمَّنۡ الۡتَزَمَ أَحۡكَامَ الۡإِسۡلَامِ وَعَنۡ شُبۡهَةِ النِّكَاحِ فِي مَوۡضِعِ الۡاشۡتِبَاهِ فِي الۡمِلۡكِ وَالنِّكَاحِ جَمِيۡعًا[2]

(1) Ibn Mannzoor Al Afriqi,Lisaan ul Arab, Dar Sadir Beirut ,Edition 3,(1414AH) V14, Page # 414
(2) Ala Uddin, Abu Bakr Bin Masood, Bdaie alsnaih fi trteeb alsharihV8,Pg #33,Dar ul kutb alilmyia(1986)

"کسی شخص کا اسلامی احکام کے التزام کے بعد دار العدل میں رہتے ہوئے حالت اختیار میں ایسی زندہ عورت کی قبل میں اپنی رغبت سے حرام وطی کرنا جو ملک، نکاح اور شبہ نکاح یا شبہ ملک سے خالی ہو۔"

فقہائے مالکیہ کی اس بارے میں یوں رائے ہے:

الْوطْءُ مُكَلَّفٍ فَرْجَ آدَمِيٍّ لَا مِلْكَ لَهُ فِيهِ بِاتِّفَاقٍ تَعَمُّدًا۔[3]

"بدکاری کسی ایسے فرد کی فرج میں عمداً وطی کرنے کا نام ہے جو بالاتفاق اس کی ملکیت میں نہ ہو۔"

2.1. اسلام میں بدکاری کا اصطلاحی مفہوم:

وَشَرْعًا: إِيلَاجُ الحَشَفَةِ بِفَرْجٍ مُحَرَّمٍ لِعَيْنِهِ خَالٍ عَنْ شُبْهَةٍ مُشْتَهًى. وَقِيلَ هُوَ وَطْءٌ مِنْ قِبَلٍ خَالٍ عَنْ مِلْكٍ وَنِكَاحٍ وَشُبْهَةٍ.[4]

"ایسی عورت کی شرم گاہ میں رغبت کے ساتھ حشفے کا داخل کرنا جو محرم لعینہ ہو اور شبہے سے خالی ہو اور دوسری تعریف یہ ہے کہ ایسی خاتون سے ہم بستری کرنا جو ملکیت، نکاح اور نکاح کے شبہ سے خالی ہو۔"

شریعت اسلامی کے مطابق اس سے مراد ایسی ہم بستری ہے جو نکاح سے پہلے واقع ہوئی ہو اور مرد کا حشفہ عورت کی قبل میں بغیر نکاح کے داخل ہوا ہو یا بیوی کے ہوتے ہوئے کسی اور عورت سے ادخال ہو بدکاری کہلاتا ہے۔ اسلام نے بدکاری میں دونوں مفاہیم کو شامل کیا ہے ایک قبل ازدواج جماع جو کہ نکاح (شادی) سے پہلے یا غیر شادی شدہ افراد کے مابین ہو اور دوسرا بیرون ازدواج جماع جو کہ اپنے غیر منکوحہ (مرد یا عورت) سے کیا جائے گو کہ دونوں صورتوں میں ایسا جماع جرم اور گناہ ہی ہے لیکن صورت اول میں اس جرم کی سزا اسلامی قوانین کے مطابق سو کوڑے جبکہ صورت دوم میں اس کی سزا رجم ہے۔

اسلام میں بدکاری کی تعریف کرتے ہوئے امام ابن ہمام فتح القدیر میں فرماتے ہیں:

قَالَ (الْوَطْءُ الْمُوجِبُ لِلْحَدِّ هُوَ الزِّنَا) وَإِنَّهُ فِي عُرْفِ الشَّرْعِ وَاللِّسَانِ: وَطْءُ الرَّجُلِ الْمَرْأَةَ فِي الْقُبُلِ فِي غَيْرِ الْمِلْكِ، وَشُبْهَةِ الْمِلْكِ لِأَنَّهُ فِعْلٌ مَحْظُورٌ، وَالْحُرْمَةُ عَلَى الْإِطْلَاقِ عِنْدَ التَّعَرِّي عَنْ الْمِلْكِ وَشُبْهَتِهِ.[5]

"شرعی اصطلاح میں وہ وطی جو حد کو واجب کرتی ہے اس سے مراد ایسی وطی ہے جو مرد عورت کی شرم گاہ میں کرتا ہے اور وہ عورت ملک یا شبہ ملک سے خالی ہے کیونکہ یہ حرام فعل ہے اور حرمت کا اطلاق تبھی ہوتا ہے جب وہ مِلك اور شِبہ مِلك سے خالی ہو"

2.1.1. اسلامی تناظر میں بدکاری کی حرمت:

بدکاری جیسی برائی کو اسلام نے نہ صرف حرام قرار دیا ہے بلکہ اس کی طرف لے جانے والے ہر راستے کو بھی مسدود کر دیا ہے۔ بدکاری کو بڑے بڑے گناہوں میں شامل کیا گیا ہے اللہ تعالی نے اسے شرک اور قتل کے ساتھ شمار کرتے ہوئے فرمایا: ارشادِ ربانی ہے:

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ[6]

"اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے الٰہ کو نہیں پکارتے اور وہ کسی جان کو ناحق قتل بھی نہیں کرتے جس کے قتل کرنے کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اور بدکاری بھی نہیں کرتے"

---

(3) Abdul Qadir Odeh,Altshreeh Aljnai al islami Darulkutb Al Arbi V2,Pg#379
(4) Zain Ul Din Muhammad almadoo,Al Toqeef ala mohmmiat altareef,Aalim alkutb Al Qahirah Edition1 (1410AH)Pg#187
(5) Ibn e Hammam ,Fath ul Qadeer ,Dar ul Fikr Bairoot V5,Pg#247
(6)Al Quran 25:68

حدیثِ نبوی میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مجلس میں صحابہ سے بیعت لیتے ہوئے فرمایا۔

تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَسْرِقُوا[7]

"اس چیز پر مجھ سے وعدہ کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کروگے اور بدکاری بھی نہیں کروگے اور چوری کبھی نہیں کروگے۔"

بدکاری ایک بدترین عمل ہے اور اس کی قباحت عقلاو شرعا ثابت ہے، اللہ کا فرمان ہے۔

سورۃ الفرقان میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی بندوں کے اوصاف ان الفاظ سے بیان کیے ہیں:

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا[8]

"اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو مدد کے لئے نہیں بلاتے اور وہ کسی جان کو ناحق قتل بھی نہیں کرتے جس کو قتل کرنے سے اللہ نے منع کیا ہو اور بدکاری بھی نہیں کرتے اور جس شخص نے یہ کیا وہ گناہ میں جا پڑا۔"

رسول اللہ ﷺ سے جب بڑے گناہوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ[9] " پھر یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی سے بدکاری کرے۔"

2.2. یہودیت میں بدکاری کی تعریف:

قاموس الکتاب میں بدکاری کے بارے میں یوں کہا گیا ہے:

"وہ جنسی میل جول جو کسی اجنبی یا غیر اجنبی کی اہلیہ سے کیا جائے جو ابھی غیر مخطوبہ بھی نہ ہو جس سے شریعت نے منع کیا ہو۔"[10]

دیگر ادیان سماویہ کی مانند یہودی مذہب میں بھی بدکاری ایک بدترین عمل ہے اور عہد نامہ قدیم میں بھی بدکاری کی ممانعت واضح الفاظ میں موجود ہے۔

جیسے عہد نامہ قدیم میں ہے: "تو بدکاری نہ کرنا۔"[11]

یہودیت میں بدکاری کی مذمت اس طرح بھی واضح ہوتی ہے کہ: مذہبی پیشوا یعنی کاہن کو بدکارہ خواتین سے نکاح کرنے سے سختی سے روکا گیا ہے۔[12]

2.3. مسیحیت میں بدکاری کی تعریف:

مسیحیت میں بدکاری کی تعریف ان الفاظ سے کی گئی ہے:

"ہر طرح کی گندی سوچ گندی بات، برے اعمال اور ہر وہ کلام جس سے گندگی کی ہلکی سی بھی بدبو آتی ہو اس کا شمار بدکاری میں ہوگا۔"[13]

مرقس میں بدکاری کے بارے میں یوں کہا گیا ہے۔ " اور اگر عورت اپنے شوہر کو چھوڑدے اور دوسرے سے بیاہ کرے تو زِنا کرتی ہے۔"[14]

مسیحیت میں بدکاری کے حرام ہونے کا اندازہ اس حکم سے بھی لگایا جاتا ہے کہ انجیل میں حضرت مسیح سے ایک قول نقل کیا گیا ہے۔

---

(7)Al Qushairi ,Muslim Bin Hajjaj, Al Shieh Al Muslim,Kitab al Hadood ,Darulkutb alilmiiya V3,Pg#1333,Hadith #1709
(8)Al-Quran 25:68
(9)Abu Bakr Abdullah Bin Zubair ,Musnid Al-Humaidy,Dar-Saqa Dimishq,Edition 1st (1996)V1,Pg#211,Hadich #103
(10) Khair Ullaha Padri F S ,Qamoos ul Kitab,Maseehi Printing Press 36 Ferozpoor road Lahore Pg#437
(11) Exodus 15:20
(12) Leviticus 9:21
(13) Qamoos ul Kitab Pg#437
(14)Mark 10:12

وہ فرماتے ہیں کہ " مَیں تُم سے یہ کہتاہُوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرام کاری کے سِوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے وہ اُس سے زِنا کراتا ہے اور جو کوئی اُس چھوڑی ہُوئی سے بیاہ کرے وہ زِنا کرتا ہے "[15]

3. سامی ادیان میں بدکاری کے متعلق تعلیمات کا تقابل:

اسلام، یہودیت اور مسیحیت کی مقدس کتب میں یہ بات واضح ہے کہ تینوں مذاہب میں نہ صرف بدکاری حرام ہے بلکہ اس کے مبادیات جیسے بد نظری اور چھونا جیسے افعال سے بھی روکا ہے کیونکہ ان افعال کے انسان کی ظاہریت اور روحانیت دونوں پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

3.1. اسلامی تعلیمات میں بدکاری کی سزا:

اسلامی تعلیمات کے مطابق بدکاری ایسا فعل ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ ناپسند کیا ہے اور اس کی سزا کتاب اللہ میں بیان کی ہے اور ان کی سزا بھی مقرر کی ہے۔[16]

اسلام میں بدکاری کی سزا کو دو حصوں میں بیان کی گیا ہے پہلی سزا میں اس گناہ کے مرتکب شخص کو ایذاء دینے اور عورت کو گھر میں قید رکھنے کا حکم تھا، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِن نِّسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِّنكُمْ فَإِن شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّىٰ يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا () وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنكُمْ فَآذُوهُمَا فَإِن تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيمًا [17]

آیت مبارکہ کا مفہوم ہے "جو بھی تمہاری عورتوں میں سے زناکاری کریں ان پر چار گواہ بلاؤ اگر وہ سارے گواہی دے دیں تو ان عورتوں کو بند کر دو یہاں تک کہ موت آن پہنچے یا اللہ تعالیٰ ان کے لئے کوئی اور آسان حل نکال دے اور اگر دو مرد اس برائی کا فعل سر زد کریں تو ان کو سزا دیں لیکن اگر وہ توبہ کر لیں تو انہیں چھوڑ دیں کیونکہ اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔"

یہ حکم بعد میں منسوخ ہو گیا اور دوسرے مرحلے میں اس کی جگہ مستقل سزا بیان کی گئی۔

3.1.1. حدزنا کی اقسام:

حدزنا کی دو قسمیں ہیں:

1۔ کنوارے زانی کی سزا: غیر شادی شدہ کی سزا اس کو سو کوڑے مارنا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ [18]

"بدکارہ عورت اور بدکار مرد کو سو سو کوڑے مارو اور ان کے بارے تمہیں کوئی نرمی نہیں کرنی چاہیے اگر تم اللہ تعالی پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس موقع پر مومنوں کی ایک جماعت حاضر ہو۔"

اس آیت مبارکہ کے نزول سے پہلی آیات کا حکم منسوخ ہو گیا اور قرآنِ مجید کی رو سے زانی کی سزا سو کوڑے مقرر ہوئی۔

---

(15)Matthew 5:32
(16)Al-Jurjani ,Ali Bin Muhammad ,Kitab altareef, Dar ul kutb alilmiiya ,Bairoot (1403 AH)V1.Pg#83
(17)Al-Quran 4:15,16
(18)Al-Quran 24:2

غیر محصن یعنی کنوارے کے لئے یہ سزا حدیث سے بھی نقل کی گئی ہے:

عَنْ «عُبَادَةَ «بْنِ «الصَّامِتِ»، قَالَ «قَالَ «رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خُذُوا عَنِّي، خُذُوا «عَنِّي»، «قَدْ «جَعَلَ «اللهُ «لَهُنَّ «سَبِيلًا»، «الْبِكْرُ «بِالْبِكْرِ «جَلْدُ «مِائَةٍ «وَنَفْيُ «سَنَةٍ، وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ، وَالرَّجْمُ.[19]

"حضرت عبادہؓ بن صامت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: مجھ سے یہ طریقہ لے لو، اللہ تعالیٰ نے خواتین کے لئے بھی آسانی کر دی ہے ، مجرد عورت اور مجرد مرد کی سزا بھی مقرر کر دی کہ ان کو بھی سو سو کوڑے اور انہیں ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اسی طرح وہ مرد اور عورت جو شادی شدہ ہوں ان کو بھی کوڑے مارے جائیں گے اور سنگسار کیا جائے گا۔"

2۔ شادی شدہ بدکاری کرنے والے کی سزا:

بدکار شادی شدہ مرد ہو یا عورت اسکی سزا اسے سنگسار کرنا ہے، اس پر اجماع ہے کہ ایسا شخص جو شادی شدہ ہو اسے پتھر مار مار کر ختم کر دیا جائے گا۔

رجم کی سزا کے دلائل:

پہلی دلیل: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاعِزٍ، فَاعْتَرَفَ عِنْدَهُ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ: "اذْهَبُوا بِهِ" ثُمَّ قَالَ: "رُدُّوهُ" فَاعْتَرَفَ مَرَّتَيْنِ، حَتَّى اعْتَرَفَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ.[20]

"ابن عباسؓ مروی ہے حضرت ماعزؓ کو رسول اللہ ﷺ کے پاسؓ لایا گیا اور انہوں نے نبی ﷺ کے سامنے آکر اپنے جرم کو دوبار تسلیم کیا تو پھر آپ ﷺ نے کہا ماعز کو واپس لے جاؤ ماعز نے پھر دوبار جرم تسلیم کیا تو اب چار بار جرم مان لیا تو پھر آپ ﷺ نے کہا اب اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دہ۔"

دوسری دلیل: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بدکاری کا مقدمہ آیا جس میں آپ ﷺ نے غیر شادی شدہ مرد کے لیے سو کوڑوں کی سزا بیان فرمائی اور عورت کے بارے حضرت انیسؓ کو حکم دیا:

وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا [21]

"انیسؓ اس عورت کے پاس صبح جانا اگر وہ بدکاری کا جرم تسلیم کر لے تو اسے پتھر مار مار کر جان سے مار دینا۔"

تیسری دلیل: عَنِ ابْنِ عُمَرَ، «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيَّيْنِ[22]

"عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کے دو افراد کو رجم کیا۔

جلاوطنی کی سزا

احادیث مبارکہ میں کنوارے زانی کے لیے کوڑوں کے ساتھ ساتھ جلاوطنی کی سزا بھی ہے، لیکن یہ مستقل سزا نہیں بلکہ حاکم کی مرضی ہے پر کہ اگر وہ مناسب سمجھے تو کوڑوں کے ساتھ ساتھ یہ سزا بھی دے۔

إِنَّ رَجُلًا مِنَ الأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ... قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ، وَوَلِيدَةٍ، فَسَأَلْتُ أَهْلَ العِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى

(19) Al Qushairi ,Muslim Bin Hajjaj, Al Saheeh Al Muslim,Kitab al Hadood ,Darulkutb alilmiiya V3,Pg#1316,Hadith #1690
(20) Ahmad Bin Hanmbal ,Musnad Ahmed Dar Ihya ul Turas Alarbi ,(1421 AH)V5,Pg#61 Hadith #2876
(21) Al-Bukhari ,Muhammad Bin Ismaeel ,Saheeh ul Bukhari, V3,Pg#102 Hadith #2314
(22)Ibn e Majah, Sunan Ibn e Majah, V2,Pg#854 Hadith #2556

ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، الوَلِيدَةُ وَالغَنَمُ رَدٌّ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبُ عَامٍ[23]

نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول میرا بیٹا کسی آدمی کے پاس ملازم تھا اس نے اس کے بیوی سے زنا کر لیا ہے مجھے بتایا گیا کہ آپ کے بیٹے کو رجم کیا جائے گا تو میں فدیہ کے طور پر ایک سو بکریاں اور ایک لونڈی انہیں دے دی ہے آپ ان کے بارے میں فیصلہ فرمادیں تو آپ فرمانے لگے: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارے کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا، لونڈی اور بکریاں تجھے واپس کی جائیں گی اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی کی سزا ہو گی۔

لہٰذا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر شادی شدہ مرد اگر زنا کرتا ہے تو قاضی اسے جلاوطنی کی سزا بھی دے سکتا ہے۔

3.2 عہد نامہ قدیم میں بدکاری کی سزا:

یہودی اور مسیحی کتب کے مجموعے کا نام بائبل ہے۔ بائبل دو حصوں میں منقسم ہے۔ پہلا حصہ عہد نامہ قدیم اور دوسرا حصہ عہد نامہ جدید ہے۔ یہودی عہد نامہ قدیم کی 39 کتب کو مانتے ہیں۔ بائبل کی پہلی پانچ کتب کو تورات کہتے ہیں۔ یہودی اگرچہ عہد نامہ قدیم کو مانتے ہیں لیکن اپنے تمام مسائل تالمود / طالمود کی تعلیمات کی روشنی میں حل کرتے ہیں۔ یہودی عہد نامہ قدیم کتاب پیدائش سے ملاکی نبی تک کو مانتے ہیں۔ یہود کے ہاں کتب مقدسہ میں بھی بدکاری کی سزا بیان ہوئی ہے۔ بدکاری سے مراد مرد اور عورت کا ناجائز جنسی تعلق ہے۔ پرانے عہد نامے میں عام طور پر کسی مرد کا خواہ وہ شادی شدہ ہے یا مجرد، کسی کی بیوی سے جنسی تعلق قائم کرنا بدکاری کہلاتا ہے۔ احکام عشرہ میں اس کی ممانعت کی گئی ہے۔ جیسا کہ باب خروج میں ہے: "تو زنانہ کرنا۔"[24]

یہودیت کے مطابق بدکاری سے مراد مرد اور عورت کا ناجائز جنسی تعلق قائم کرنا ہے عہد نامہ قدیم کے مطابق بدکاری کی عام اصطلاح یوں بیان کی گئی ہے کسی مرد کا خواہ وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ کسی عورت سے جنسی تعلق قائم کرنا بدکاری کہلاتا ہے۔

"اگر کوئی شخص اپنے پڑوسی کی بیوی سے جنسی تعلق کرے تو عورت اور مرد دونوں حرام کاری کے قصوروار ہیں۔ اس لئے دونوں کو مار ڈالنا چاہئے۔"[25]

"اگر کوئی مرد کسی شوہر والی عورت سے زنا کرتے پکڑا جائے تو وہ دونوں مار ڈالے جائیں یعنی وہ مرد بھی جس نے اُس عورت سے صحبت کی اور وہ عورت بھی۔ یوں تُو اسرائیل میں سے ایسی بُرائی کو دفع کرنا۔ اگر کوئی کنواری لڑکی کسی شخص سے منسوب ہو گئی اور کوئی دوسرا آدمی اُسے شہر میں پا کر اُس سے صحبت کرے۔ تو تُم اُن دونوں کو اُس شہر کے پھاٹک پر نکال لانا اور اُن کو تُم سنگسار کر دینا کہ وہ مر جائیں لڑکی کو اِس لیے کہ وہ شہر میں ہوتے ہوئے نہ چلائی اور مرد کو اِس لیے کہ اُس نے اپنے ہمسایہ کی بیوی کو بے حُرمت کیا۔ یوں تُو ایسی بُرائی کو اپنے درمیان سے دفع کرنا۔"[26]

"جو کوئی کسی کی عورت سے بدکاری کرے وہ بے وقوف ہے کیونکہ ایسا کام وہی آدمی کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو جان سے مار دینا چاہتا ہو۔"[27]

"میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گا کیونکہ فرمانبردار لوگوں نے مجھے چھوڑ کر ایسے خداؤں کی قسم کھائی جو حقیقت میں خدا نہیں ہیں میں نے ان کو مال میں فراوانی دی تو انہوں بجائے فرمانبرداری کرنے کے بدکاری کرنے لگے اور دور جا کر شراب خانوں میں اکٹھے ہو کر نشے میں مدہوش ہو کر

---

(23) Al-Bukhari ,Muhammad Bin Ismaeel ,Saheeh ul Bukhari, V3,Pg#191 Hadith #2724
(24) Exodus20:14 ,Deuteronomy 5:18
(25) Leviticus 20:10
(26) Deuteronomy
(27) Proverb 6:32

گرنے لگے ہر ایک صبح کے وقت اپنے پڑوسی کی بیوی پر ہنہنانے لگا"[28]

یرمیاہ میں ربّ الافواج فرماتا ہے کہ دیکھ میں اُنکو پگھلاڈالونگا اور اُنکو آزماؤنگا کیونکہ اپنی بنتِ قوم سے اَور کیا کُروں ؟۔[29]

یرمیاہ میں اللہ تعالیٰ نے بدکار لوگوں کے بارے میں بڑی سخت سزا کا اعلان کیا ہے۔

کیونکہ اُنہوں نے اِسرائیل میں حمایت کی اور اپنے پڑوسیوں کی بیویوں سے زناکاری کی اور میرا نام لیکر جھوٹی باتیں کہیں جنکا میں نے اُنکو حکم نہیں دِیا تھا۔ خداوند فرماتا ہے میں جانتا ہوں اور گواہ ہوں۔[30]

حزقی ایل میں اللہ تعالیٰ نے بدکار لوگوں کے بارے میں بڑی سخت سزا کا اعلان کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے بدکاری کرنے والوں کو قتل کرنے سے تشبیہ دی ہے کہ گویا" کیونکہ انہوں نے بدکاری کی اور ان کے ہاتھ خون آلودہ ہیں۔ہاں انہوں نے اپنے بتون سے بدکاری کی اور اپنے بے ٹوں کو جو مجھ سے پیدا ہوئے آگ سے گذارا کہ بتوں کی نذر ہو کر ہلاک ہوں۔"[31]

کتاب ملاقی میں ایسے جرائم پیشہ افراد کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا بڑا سخت فرمان ہے کہ "اور میں عدالت کے لیے تمہارے نزدیک آوں گا اور جادوگروں اور بدکاروں اور جھوٹی قسم کھانے والوں کے خلاف اور ان کے خلاف بھی جو مزدوروں کو مزدوری نہیں دتیے اور بیواوں اور یتیموں پر ستم کرتے اور مسافروں کی حق تلفی کرتے یہاں اور مجھ سے نہیں ڈرتے مستعد گواہ ہوں گا رب الافواج فرماتا ہے۔"[32]

کتاب زبور میں اللہ تعالیٰ نے زانیوں کے لیے بڑی سخت سزائیں بیان کی ہیں۔ جس کا مفہوم ہے۔اے انسان تو نے چور کو دیکھا تو اس کے ساتھ مل گیا اور اگر زانیوں کو دیکھا تو ان کے ساتھ زنا کرنے لگ گیا تو ہر وقت برائی پر ہی لگا رہا اور تیری زبان ہر وقت جھوٹ ہی بولتی رہی اور تو اپنے بھائی کی غیبت کرتا رہا اور دوسروں پر الزام لگاتا رہا۔"[33]

باب احبار اور باب استثنیٰ میں بدکاری کے مرتکب مرد وعورت کو رجم کرنے کا کہا گیا ہے۔

اسی طرح غیر شادی شدہ لڑکی کی بدکاری کی سزا باب استثنیٰ میں یوں بیان ہوئی ہے: منگنی والی کنواری لڑکی سے اگر کوئی غیر شخص صحبت کرلے تو اسے سنگسار کر دیا جائے۔[34] اسی طرح تالمود میں مختلف جرائم کی جو مختلف سزائیں بیان ہوئی ہیں ان میں بدکاری کی سزا بھی شامل ہے۔[35]

جبکہ باب احبار میں زانیہ کی سزا اسے آگ میں جلانا ہے جیسا کہ احبار میں ہے:

"اور اگر کاہن کی بیٹی فاحشہ بن کر اپنے آپ کو ناپاک کرے تو وہ اپنے باپ کو ناپاک ٹھہراتی ہے۔وہ عورت آگ میں جلائی جائے۔"[36]

3.3. تالمود میں بدکاری کی سزا

تالمود میں بھی کاہن کی بیٹی کو بدکاری کی صورت میں جلانے کا حکم دیا گیا ہے۔[37] اسی طرح اگر کوئی شخص زناء بالجبر کا مرتکب ہوتا ہے تو یہودیت میں اس کی سزا بھی موت مقرر کی گئی ہے۔

غیر مخطوبہ کنواری لڑکی سے بدکاری کرنے والے کی سزا۔

---

(28) Jeremiah 5:7
(29) Jeremiah9:7
(30) Jeremiah 29:23
(31) Ezekiel 23:37
(32) Malachi 3:5
(33) Psalms50:18-22
(34) Deuteronomy 22:23
(35) Talmud V4,Pg #170
(36) Leviticus 9:21
(37) Talmud V4,Pg #179

اگر کوئی شخص کسی ایسی کنواری لڑکی سے بدکاری کرلے جس کی ابھی تک منگنی نہ ہوئی ہو اور وہ دونوں پکڑے جائیں تو اس صورت میں وہ بدکار مرد لڑکی کے باپ کو پچاس مثقال چاندی کے ادا کرے گا اور اس لڑکی سے نکاح بھی کرے گا کیونکہ اس نے اس کی عزت کو پامال کیا اور پھر زندگی بھر اسے طلاق نہیں دے گا۔ 38

عہد عتیق میں بدکاری کی پر زور مذمت کی گئی ہے، خواہ اس کا تعلق مرد اور عورت سے ہے یا تشبیہی طور پر بنی اسرائیل کا اپنے روحانی خاوند خدا کے ساتھ۔ سیعیاہ نبی، یرمیاہ نبی اور حزقی ایل نبی اسے تشبیہی طور پر استعمال کرتے ہیں۔ ہوسیع نبی اپنی بدکار بیوی کے ساتھ اپنے ذاتی تجربے میں خدا کی اپنی بے وفا امت کے لیے محبت دیکھتا ہے۔ جب ازدواجی زندگی میں بدکاری ایک قابل ملامت فعل سمجھا جاتا ہے تو یہ خدا کی محبت کے بارے میں اور بھی زیادہ برا ہو گا جو ہم سے ایسے ہی محبت رکھتا ہے جیسے ایک خاوند اپنی بیوی سے۔ پس اس طرح اس کا تشبیہی استعمال اس کے لفظی معنوں کو زیادہ وضاحت سے بیان کرتا ہے اور شادی کی نوعیت اور اس کے خدا کی طرف سے مقرر کیے جانے پر زور دیتا ہے۔

"پھر میں نے دیکھا کہ جب برگشتہ اِسرائیل کی زناکاری کے سبب سے میں نے اُسکو طلاق دیدی اور اُسے طلاق نامہ لکھ دیا تو بھی اُسکی بیوفا بہن یہوداہ نہ ڈری بلکہ اُس نے بھی جا کر بدکاری کی۔ اور ایسا ہوا کہ اُس نے اپنی بدکاری کی برائی سے زمین کو ناپاک کیا اور پتھر اور لکڑی کے ساتھ زناکاری کی" 39

3.4 عہد جدید میں بدکاری کی سزا

عہد نامہ عتیق اور عہد نامہ جدید جو عیسائیوں کتب مقدسہ کا درجہ رکھتی ہیں ان میں اگرچہ صراحتا بدکاری کی سزا بیان نہیں ہوئی البتہ بعض آیات سے اشارۃ اس کی سزا سمجھ آتی ہے جیسا کہ عیسی علیہ السلام کی طرف منسوب ایک قول جو انجیل میں ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

"تم یہ نہ جانو کہ میں انبیائے کراموں کو یا توارت کا انکار کرنے کے لئے آیا ہوں۔ میں ان کا انکار نہیں کرتا بلکہ ان کی تائید کے لئے بھیجا گیا ہوں40

یہ حکم اس بات کی وضاحت کرتا ہے عہد نامہ قدیم میں جتنی بھی سزائیں بیان ہوئی ہیں وہ تمام کی تمام مسیح مذہب پر نافذ ہوتی ہیں اسی لیے مذہب مسیح میں بدکاری کی وہی سزا مقرر ہے جو یہودی مذہب میں بیان کی گئی ہے۔

انجیل یوحنا میں ایک واقعہ منقول ہے کہ "ایک عورت جو بدکاری کے جرم میں پکڑی گئی اور موسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کے مطابق اسے سنگسار کرنے کا فیصلہ کیا گیا تو یسوع علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے اسے پہلا پتھر وہی مارے جو خود بے گناہ ہے۔ "41

اس واقعہ سے استدلال کرتے ہوئے ڈاکٹر نور احمد شاہتاز لکھتے ہیں:

اس واقعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بائبل میں بھی بدکاری کی سزا رجم مقرر ہے۔42

بائبل مقدس میں بدکاری کے معانی وسیع سے وسیع تر ہوتے چلے گئے ہیں۔ پہلے انبیاء نے اس کے معانی بیان کیے اور بعد ازاں خداوند مسیح اور ان کے حواریوں نے اسے اور بھی گہرے طور پر بیان کیا ہے۔

یسوع مسیح نے بدی کے متعلق حکم کو بیان کرتے وقت اس کے اطلاق میں کسی عورت پر بری نظر ڈالنے کو بھی شامل کیا جو دل کی بدکاری ہے۔43 انہوں نے بتایا کہ اس قسم کی برائی دل ہی سے نکلتی ہے۔ طلاق کے متعلق انہوں نے تعلیم دی کہ طلاق یافتہ مرد یا عورت اگر دوبارہ شادی کرتے

---

(38) Deuteronomy 22:28-29
(39) Jeremiah 3:8
(40) Matthew 5:17
(41) John 8:7
(42) Noor Ahmed Shahtaz,Dr,Tareekh Nifaz Hadood Fazli Saenz Karachi (1998)Pg#77
(43) Matthew 5:27

ہیں تو بدکاری کرتے ہیں۔[44]

یوحنا میں بدکاری میں پکڑی گئی عورت کے بیان میں خداوند مرد کو بھی مساوی ملزم قرار دیتے ہیں۔ بدکاری کی سنگینی کو کم کیے بغیر خداوند مسیح خدا کے معاف کرنے والے فضل کو استعمال کرتے ہوئے اسے معاف کر دیتے ہیں اور ساتھ ہی اسے حکم دیتے ہیں کہ آئندہ اس گناہ کا اعادہ نہ کرے۔ خداوند یسوع مسیح کے بدکاری کے بارے میں رویے کی بنیاد ان کے شادی کے متعلق نظریے پر ہے۔ یوں وہی نظریہ ہے جو خدا کا شروع کا مقصد تھا اور جسے نئے مسیح معاشرے میں کارفرما ہونا چاہیے۔[45]

تُو جو کہتا ہے کہ زِنا نہ کرنا آپ خُود کیوں زِنا کرتا ہے؟ تُو جو بُتوں سے نفرت رکھتا ہے آپ خُود کیوں مندروں کو لُوٹتا ہے؟۔

تُو جو شَریعَت پر فخر کرتا ہے شَریعَت کے عدُول سے خُدا کی کیوں بے عِزّتی کرتا ہے؟ پولس رسول بدکاری نہ کرنے کو شریعت کی تابع فرمانی کی ایک کسوٹی بتاتا ہے۔[46]

وہ بدکاری نہ کرنے کے حکم کا حوالہ دیتا ہے۔[47] اور اسے انسان کے خدا کے ساتھ تعلقات کے بارے میں بطور تشبیہ استعمال کرتا ہے ۔ وہ کہتا ہے کہ بدکار "خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے"[48]

اَے زِنا کرنے والیو! کیا تُمہیں نہیں معلُوم کہ دُنیا سے دوستی رکھنا خُدا سے دُشمنی کرنا ہے؟ پَس جو کوئی دُنیا کا دوست بننا چاہتا ہے وہ اپنے آپ کو خُدا کا دُشمن بناتا ہے۔ پَس جو کوئی بھلائی کرنا جانتا ہے اور نہیں کرتا اُس کے لِئے یہ گُناہ ہے۔[49]

اور اسے "جسم کا کام" بتاتا ہے گلتیوں میں شادی کی پاکیزگی پر زور دیا گیا ہے۔ یعقوب میں بدکاری اور قتل کو بطور مثال استعمال کرتے ہوئے خدا کے تمام حکموں پر مساوی عمل کرنے کو کہا گیا ہے۔

پر مُجھے تُجھ سے یہ شِکایت ہے کہ تُو نے اُس عَورت اِیزبِل کو رہنے دِیا ہے جو اپنے آپ کو نبِیّہ کہتی ہے اور میرے بندوں کو حرامکاری کرنے اور بُتوں کی قُربانیاں کھانے کی تعلِیم دے کر گُمراہ کرتی ہے۔ مَیں نے اُس کو توبہ کرنے کی مُہلت دی مگر وہ اپنی حرام کاری سے توبہ کرنا نہیں چاہتی۔ دیکھ مَیں اُس کو بِستر پر ڈالتا ہُوں اور جو اُس کے ساتھ زِنا کرتے ہیں اگر اُس کے سے کاموں سے توبہ نہ کریں تو اُن کو بڑی مُصِیبت میں پھنساتا ہُوں۔ اور اُس کے فرزندوں کو جان سے ماروں گا اور سب کلِیسیاؤں کو معلُوم ہو گا کہ گُردوں اور دِلوں کا جانچنے والا مَیں ہی ہُوں اور مَیں تُم میں سے ہر ایک کو اُس کے کاموں کے مُوافِق بدلہ دُوں گا۔ یعقوب میں بدکاری کو خدا کے ساتھ بے وفائی بتایا گیا ہے۔ اور مکاشفہ میں روحانی بدکاری کی مذمت کی گئی ہے۔[50]

بدکاری کے بارے میں پرانے عہد نامے کے تصور کو جس طرح نئے عہد نامے میں بیان کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شادی ایک ہی شریک حیات کے ساتھ زندگی بھر کا ساتھ ہے۔ نئے عہد نامے میں یسوع مسیح اور ان کے شاگردوں کی تعلیم ہر قسم کی جنسی ناپاکی کو خدا کے خلاف، اپنے خلاف اور دوسروں کے خلاف گناہ بیان کرتی ہے۔ روحانی بدکاری (خدا سے بے وفائی) مسیح اور ان کے لوگوں میں تعلق کو بگاڑ دیتی ہے۔[51]

---

(44) Mark 10:11,Luke 16:18
(45) John 8:3-10
(46) Roman 2:22
(47) Romans13:9
(48)Corinthians 6:9
(49) James 4:4
(50) Revelation 2:20-23
(51) Khair Ullaha Padri F S ,Qamoos ul Kitab,Maseehi Printing Press 36 Ferozpoor road Lahore Pg.#502

4. سامی ادیان میں بدکاری پر مقرر سزاؤں کا تقابل:

یہودیت، مسیحیت اور اسلام کی کتب مقدسہ کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان تینوں الہامی مذاہب میں بدکاری کی سزا مقرر ہے۔

4.1.یہودیت میں بدکاری کی سزا

یہودیت میں اس کی سزا اسلام سے بھی سخت ہے کیونکہ یہودیت میں اس کی مختلف سزائیں تجویز کی گئی ہیں:

1۔ سنگسار کرنا 2۔ آگ میں جلانے کی سزا 3۔مالی جرمانہ کی سزا۔[52]

4.2.مسیحیت میں بدکاری کی سزا

مسیحیت میں اگرچہ صراحتاً بدکاری کی سزا بیان نہیں ہوئی لیکن بعض آیات سے اشارۃً اس کی سزا رجم معلوم ہوتی ہے جیسا کہ پیچھے گذر چکا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ لائے جانے والے اس بدکار کو پہلا پتھر وہ مارے جو خود اس گناہ میں ملوث نہ ہو۔

4.3.اسلام میں بدکاری کی سزا

شریعت اسلامیہ میں اس کی دو سزائیں ہیں:

1۔ سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا جو کہ غیر شادی شدہ مرد و عورت کے لیے ہے۔

2۔ سنگسار کرنے کی سزا جو شادی شدہ مرد و عورت کے لیے مقرر ہے۔

ان تینوں الہامی مذاہب کی تعلیمات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہودیت میں بدکاری کی سزا اسلام سے بھی سخت ہے کیونکہ اسلام میں کسی کو آگ میں جلانے کی ممانعت ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے:

لَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ[53] اللہ کے سوا کوئی بھی کسی کو آگ کا عذاب نہیں دے سکتا۔

جبکہ یہودیت جلانے کی سزا بھی بیان ہوئی ہے اسی طرح یہودیت اور اسلام میں اس جرم کی سزا میں یہ بھی فرق ہے کہ اسلام میں رجم کی سزا صرف شادی شدہ زانی کے ساتھ خاص ہے جبکہ یہودیت میں مطلقاً اس سزا کا ذکر کیا گیا ہے۔

امام شاہ ولی اللہؒ رجم کے متعلق فرماتے ہیں:

وَاعْلَمْ أَنَّهُ كَانَ مِنْ شَرِيعَةِ مَنْ قَبْلَنَا الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ وَالرَّجْمِ فِي الزِّنَا وَالْقَطْعُ فِي السَّرِقَةِ فَهَذِهِ الثَّلَاثُ كَانَتْ مُتَوَاتِرَةً فِي الشَّرَائِعِ السَّمَاوِيَةِ[54]

"یہ بات جاننی چاہیے کہ پہلی شریعتوں میں قتل کے بدلے قتل، اور زانی کے لیے سنگسار کرنے کی سزا نیز چور کے لیے ہاتھ کاٹنے کی سزا رائج تھی لہذا اس سے معلوم ہوا کہ یہ تینوں سزائیں پہلی شریعتوں سے چلی آ رہی ہیں۔"

اسی طرح یہودیت میں زانی پر مالی جرمانے کی سزا بھی ہے جبکہ شریعت اسلامیہ میں اس کی واضح ممانعت ہے جیسا کہ

إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفاً عَلَى هذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ. فَأَخْبَرَنِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ

(52) Kotlia Chankiah,Urth Shashter,Translater Saleem Akhtar Publisher Nigarshat,Lahore(2008)Pg. #308
(53) Suleiman Bin Ashas ,Sunan abi Dawood , V3,Pg#55 Hadith #2673
(54) Abdul Raheem, Shah Waliullah ,Hujjatullah Balgiha, Dar ul Jail Bairoot(1426 AH) V2,Pg#245

اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم: «أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ» وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا [55]

ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول) بیشک میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدور تھا اور اس نے اس کی بیوی کے ساتھ بدکاری کرلی تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ تمہارے بیٹے کی سزا رجم ہے تو میں نے ایک سو بکریاں اور ایک لونڈی بطور فدیہ اسے دی پھر میں علماء سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ: میرے بیٹے کی سزا تو سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے جبکہ اس کی بیوی کی سزا رجم ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ وہ بکریاں اور لونڈی تجھے واپس کی جائے گی اور تیرے بیٹے کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہوگی۔

5. نتائج:

1. عہد نامہ جدید اور عہد نامہ قدیم میں زناکاری پر وہی حدود قیود اور سزائیں مقرر ہیں جو شریعت اسلامیہ نے مقرر کی ہیں۔
2. عہد نامہ جدید اور عہد نامہ قدیم میں بدکاری حرام اور اخلاقی برائی تصور کی جاتی ہے اسی طرح دین اسلام میں بھی اسے مذموم تصور کیا گیا ہے
3. یہودیت اور مسیحیت میں جو افعال جو بدکاری کا سبب بنتے ہیں مکمل طور پر ان کی مذمت کی گئی ہے اسی طرح اسلام نے اس کی ممانعت کی ہے۔
4. یہودیت اور مسیحیت میں بعض ایسی وحشیانہ سزائیں مقرر کی گئی ہیں جس کو اسلام نے ختم کردیا جیسے کہ زناکار کو آگ میں جلانے کی سزا وغیرہ۔

معاشرے کے امن و امان کو یقینی بنانے کے لئے تمام الہامی مذاہب نے جرائم پر کچھ نہ کچھ سزائیں مقرر کی ہیں ان سزاؤں کا مقصد مجرم کو اذیت پہنچانا نہیں ہوتا بلکہ صرف اور صرف معاشرے کو امن کا گہوارہ بنانا ہوتا ہے۔

6. بدکاری کی روک تھام کے لئے سفارشات

1. حکومتی سطح پر ان اسلامی حدود کا نفاذ ہونا چاہیے تاکہ معاشرے میں جرائم پیشہ افراد کو روکا جاسکے۔
2. سزا کا نفاذ کرتے ہوئے جرم کی نوعیت کو دیکھا جائے اس جرم کے مطابق سزا دی جائے۔
3. سزا ہر مجرم کے لئے لازم قرار دی جائے اس میں کسی قسم کی لچک نہ برتی جائے۔
4. حدود کے نفاذ میں اشرافیہ طبقہ کی سفارشات سے گریز کیا جائے۔
5. مجرم کا جرم ثابت ہوجانے کے بعد اس کی سزا میں ردوبدل نہیں کرنا چاہیے۔
6. بدکاری کے مجرموں کو سرعام سزا دینے کا قانون پاس ہونا چاہیے۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

(55) Motta Imam Malik V5,Pg#1199 Hadith #628